سامی مذاہب میں مقدس مقامات کا تصور: ایک تحقیقی جائزہ

A Research Review of Sacred Places of Semitic Religions

Dr. Shazia
Assistant Professor of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
Email: Shazia.adnan81@gmail.com

Rabia Aslam
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
Email: rabiaaslam1801@gmail.com

Abstract

There are different types of religions in the world, which categories into semitic and non-semitic religions. Semitic religions refer to the three major religions of the world that were formed from the descendants of Sam, a son of prophet Noah (peace be upon him). These religions are Judaism, Christianity, and Islam. These religions also known as Abrahamic religions. Non semitic religions can be referred as Sikhism, Hinduism, Buddhism, Jainism etc. Every religion has its own sacred places which are very important for them. And they consider visiting these and worshiping there as a great virtue and a source of honor for them. Due to their similarities, they also have similar sacred places like Jerusalem. Jerusalem is holy to three religions Jewish, Christian and Islam. The holly places of Jerusalem are Temple mount, Cave of Machpelah and Rachel's Tomb etc. For Christians Church of Nativity, Sephoria, Sea of Galilee and Via Dolorosa are very sacred places and for Islam Makkah Mukaromah, Madina Munawara and Masjid Aqsa are sacred places in this article discusses the holiest city of semitic religion and gives a brief comparative analysis.

Keywords: Semitic religions, sacred places, Jerusalem, Makkah Mukaromah, Madina Munawara, Masjid Aqsa, comparative analyses

انسانی زندگی میں مذہب کی وہی اہمیت ہے جو روح کی جسم میں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں افراد کی انفرادی اور اجتماعی معاملات کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے دنیا کا کوئی بھی مذہب بنیادی طور پر دو چیزوں سے عبارت ہوتا ہے: اعتقادات اور عبادات۔ اعتقادات وعبادات کو شروع ہی سے تمام اہل مذہب نے ضروری قرار دیا۔ اسی طرح انسانی زندگی میں مختلف عقائد، عبادات اور ان سے جڑے مقامات اور دیگر رسوم ورواج کو احترام کا رتبہ حاصل ہوتا ہے اور انہیں چیزوں کو ہم مذہبی مقدسات کہتے ہیں۔

مقدس جگہ اور زیارت کے مطالعہ میں سب سے زیادہ دلچسپ مظاہر یہ ہے کہ مختلف عقائد کے ماننے والوں کی اپنے مقدسات کے ساتھ دلی وابستگی ہوتی ہے۔ مقدس مقامات کی تقدیس مذہبی اور سیاسی اختلاف سے بالاتر ہوتی ہے۔

در حقیقت مذہب کی بنیاد ہی تعظیم اور تقدیس پر ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں مذہبی مقدسات اور شعائر کی تعظیم اور تقدیس کا خیال نہ رکھا جائے وہاں مذہب کی اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں مقدس مقامات کی توہین پر سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔

پر امن معاشرے کی بقاء کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام مذاہب کے مقدسات کا احترام کیا جائے۔ دنیا کے تمام سامی اور غیر سامی مذاہب میں بعض شخصیات، مقامات، عبادات، کتابوں اور تہواروں کو مقدس مانا جاتا ہے جو اس مذہب کے ''شعائر'' کہلاتے ہیں۔ کسی بھی مذہب کی ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے، یا طرز و فکر عمل، یا کسی بھی نظام کی نمائندگی کرتی ہے وہ اس کا ''شعار'' کہلاتی ہے۔ یہ تمام مذاہب اپنے اپنے پیروکاروں اور متبعین سے ان شعائر کے احترام اور تعظیم کا مطالبہ کرتے ہیں۔(۱)

مقدسات کے لغوی معنی:

مقدسات مقدستہ کی جمع ہے۔ اس کا مادہ ق۔ د۔ س سے ''قدس'' ہے جس کا معنی ہے ''پاک'' اور ''بابرکت'' ہونا۔ جو عربی زبان میں باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

تاج العروس میں علامہ زبیدیؒ لکھتے ہیں:

''التطهيرُ وتَنْزِيه الله عزَّ وجل، وقوله تعالى : ونَحْنُ نَسَبِّحْ بِحَمْدِكَ وَنُقَدَّسُ لَكَ ''(۲)

ترجمہ: (تقدیس کے معنی ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ کی پاکی اور طنزیہ بیان کرنا، جیسے ارشاد ہے: ''اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لیے۔'')

اصطلاحی معنی:

اسلام میں مقدسات کے اصطلاحی معنی اس طرح سے لیے گئے ہیں

"المقدسات الإسلامية هي كل مكان ثبت بالشرع بركته وطهارته كالمساجد، وعلى رأسها المسجد الحرام والمسجد النبوي، والمسجد الأقصى، بل الحرم كله سواء المكي أو النبوي كذلك من المقدسات الإسلامية. "(۳)

ترجمہ (مقدسات اسلامیہ سے مراد ہر وہ مکان ہے جس کا بابرکت اور پاک ہونے کی دلیل شریعت سے ثابت ہو جیسے مساجد اور ان میں سب سے مقدس مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں، بلکہ سارا حرم مقدس ہے خواہ وہ حرم مکی ہو یا حرم مدنی۔) امام رازیؒ فرماتے ہیں:

ارض مقدسہ وہ پاکیزہ زمین ہے جو ہر طرح کے آفات سے پاک شدہ ہے۔(۴)

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں مقدس مقامات کو اسطرح سے بیان کیا گیا ہے:

Worship has its appointed places. A place of worship became sacred and suitable by virtue of the holy's appearing at that place. Sacred places were also sites of natural and historical significance for the community: springs, river crossings, threshing places, trees, or groves...(۵)

ترجمہ: (عبادت کی جگہیں مقرر ہیں۔ کسی خاص مقام پر مقدس ہستی کے ظہور کی وجہ سے عبادت کی جگہیں مقدس اور موزوں بن جاتی ہیں۔ مقدس مقامات لوگوں کے لیے قدرتی اور تاریخی جگہیں ہوتی ہیں، جیسے کہ چشمے، دریا کی گزر گاہیں، کھلیان کی جگہیں، درخت یا باغات وغیرہ۔)

یہودیت کے مقدس مقامات

یہودیت میں مقدس کے لئے عبرانی لفظ قدس استعمال ہوا ہے۔ اس کے بنیادی معنی علیحدہ کرنے کے یعنی کسی شخص کو خدا یا معبود کے لئے مخصوص کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے فرشتوں کو مقدس کہا گیا ہے کیونکہ وہ علیحدہ اور پاک فوق الفطرت ہستیاں ہیں۔

یہودیت میں مقدس مقامات کے لئے سیناگوگ کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے مسلمانوں کے لئے مسجد کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔(۶)

یہودیت کے مقدس مقامات درج ذیل ہیں:

1۔ دیوار گریہ (western wall)

اسے مغربی دیوار (عبرانی: הכותל המערבי) بھی کہا جاتا ہے، قدیم شہر یروشلم میں واقع یہودیوں کی اہم مذہبی یادگار ہے۔ یہودیوں کے بقول 70ء کی تباہی سے ہیکل سلیمانی کی ایک دیوار کا کچھ حصہ بچا ہوا ہے جہاں دو ہزار سال سے یہودی زائرین آکر رویا کرتے ہیں اس لیے اسے "دیوار گریا" کہا جاتا ہے جبکہ مسلمان اسے دیوار براق کہتے ہیں۔(۷)

یہ وہی دیوار ہے جسے مسلمان دیوار براق کہتے ہیں۔ یہودی روایت کے مطابق اس دیوار کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ سلام نے کی اور موجودہ دیوار گریہ اسی دیوار کی بنیادوں پر قائم ہے۔ یہ مقام دنیا کے قدیم ترین شہر یروشلم (بیت المقدس) میں واقع یہودیوں کی انتہائی اہم یادگار اور مقدس ترین مذہبی مقام ہے۔(۸)

2۔ ٹمپل ماؤنٹ (Temple mount)

ٹمپل ماؤنٹ جسے عبرانی زبان میں (הַר הַבַּיִת) اور رومن زبان میں Har Habayit کہتے ہیں۔ یہ ایک پہاڑ ہے جہاں مقدس گھر جس کو الحرم شریف کے نام سے بھی جانا جاتا ہے واقع ہے۔ مقدس جگہ جسے مسلمان مسجد الاقصی

کہتے ہیں اور یہودیت کی مقدس مقام کے طور پر جانا جاتا ہے یہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ہزاروں سالوں سے مقدس ترین مقام رہا ہے۔(۹)

ٹمپل ماؤنٹ یروشلم کے پرانے شہر میں واقع ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود وہ مقدس مقام ہے جو اسلام میں خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کے بعد تیسرے نمبر پر مقدس ترین مقام ہے۔ یہودیت میں ٹمپل ماؤنٹ کو ماؤنٹ موریا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں پہلے دو دفعہ ہیکل تعمیر کیا گیا اور یہ یہودیوں کے لیے عبادت اور رسومات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے یہودیوں کے لیے مقدس ترین مقام ہے۔(۱۰)

یہودی روایت کے مطابق اس جگہ کبھی ہیکل سلیمانی ہوا کرتا تھا۔ ٹمپل ماؤنٹ وہ جگہ ہے جہاں یہودی رخ کر کے عبادت کرتے ہیں۔(۱۱)

3۔ حبرون (Cave of the Patriarchs)

حبرون میں مچپیلہ کی غار (Cave of the Patriarchs) دنیا کے قدیم ترین یہودی مقام ہے اور یروشلم میں ماؤنٹ ٹمپل کے بعد یہودیت کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے۔(۱۲)

اس شہر کا ذکر بائبل میں بھی آیا ہے۔ کتاب گنتی میں لکھا ہے کہ:

یہ شہر مصر کے شہر ضعن سے سات سال پہلے آباد ہوا۔(۱۳) یعنی یہ مصری شہر تانس کے زمانہ میں تقریبا 1720 ق م آباد ہوا۔ ابراہیم بہت عرصے تک اس میں مقیم رہے۔(۱۴) اس وقت یہاں بنی حِت رہتے تھے جن سے اس نے خاندانی گورستان کے لیے مکپفلہ میں کا کھیت خریدا(۱۵)۔ یہاں ابراہیم اور اس کی بیوی سارہ، اسحاق، اور ربقہ، یقوب اور لیاہ دفنائے گئے۔(۱۶)

چونکہ حضرت ابراہیم علیہ سلام کو اسلام میں حضرت اسمٰعیل کے باپ کے طور پر بھی احترام کیا جاتا ہے اس لیے یہ مقبرہ مسلمانوں کے لیے مقدس ہے اور اسے حضرت ابراہیم علیہ سلام کی پناہ گاہ کہتے ہیں اور اس جگہ موجود بازنطینی باسلیکا کو ابراہیمی مسجد میں تبدیل کر دیا۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے یروشلم تک اپنے رات کے سفر میں ہبرون کا دورہ کیا تا کہ وہ مقبرے کے پاس رکیں اور اس کی تعظیم کریں۔ یہ مقبرہ بعد میں اسلامی زیارت گاہ بن گیا۔(۱۷)

اس غار میں حضرت ابراہم علیہ سلام، حضرت اسحاق علیہ سلام اور حضرت یعقوب علیہ سلام کی قبریں ہیں۔ یہ قبریں ایک قطار میں بنی ہوئی ہیں اور ہر صاحب کی قبر کے برابر اس کی بیوی کی قبر ہے۔ ہر قبر کا درمیانی فاصلہ دس دس ہاتھ ہے۔(۱۸)

4۔ راحیل کا مقبرہ (Rachel's TOMB)

راحیل کا مقبرہ یروشلم کے بالکل جنوب میں بیت الحم شہر میں واقع ہے۔ جب راحیل علیہ سلام کی موت ہوئی تو یعقوب علیہ سلام اور اس کے خاندان بیت الحم سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھے۔ پھر بھی وہ اپنی سب سے پیاری بیوی راحیل کو اس شہر میں دفنانے کے لیے نہیں لائے اور نہ ہی اسے اپنے ساتھ حبرون میں اپنے گھر لائے بلکے انہوں نے اسے سڑک کے کنارے دفن کر دیا۔

یہ مقبرہ یہودیوں کی لیے بہت مقدس مقام کی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہودی مقدس کتب کے مطابق یہ خدا کی مرضی تھی کہ وہ یہاں دفن ہوتی کیونکہ مستقبل میں 423 قبل مسیح میں پہلے ہیکل کی تباہی کے بعد یہودیوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا جائے گا اور بابل میں جلاوطنی پر مجبور کیا جائے گا۔ اپنے مایوس مارچ پر وہ اسی سڑک پر سے گزریں گے اور راحیل کو پکاریں گے اور اس کی موجودگی سے ہمت پکڑیں گے اور وہ ان کی طرف سے خدا سے التجاء کرے گی۔

یرمیاہ نبی، جو ان واقعات سے گزرا بتاتا ہے کہ کیا ہوا:

A voice is heard on high. Wailing, bitterly crying. Rachel weeps for her children she refuse to be consoled for they are gone.

ترجمہ: اونچی آواز سنائی دیتی ہے رونا، بلک بلک کے رونا، راحیل اپنے بچوں کے لیے روتی ہے۔ وہ تسلی دینے سے انکاری ہے کیونکہ وہ جا رہے ہیں۔

یرمیاہ ہمیں خدا کا جواب بھی بتاتا ہے:

Restrain Your voice from weeping.
Hold back your eyes from their tears.
For your work has its reward and your children shall return to their border.

ترجمہ: اپنی آواز کو رونے سے روکو، اپنی آنکھوں کو ان کے آنسوؤں سے روکو یہ تمہارے کام کا صلہ ہے اور تمہارے بچے اپنی سرحد پر لوٹ جائیں گے۔

مدارش کے مطابق اس وقت دوسرے بزرگوں نے بھی اور موسیٰ علیہ سلام نے بھی رحم کی بھیک مانگی لیکن خدا خاموش رہا تب راحیل نے اپنی آواز بلند کی اور چھٹکارے کا وعدہ کیا۔

یہودیوں کے مطابق راحیل نے کہا:

اے کائنات کے رب اس نے استدلال کیا۔ غور کریں کہ میں نے اپنی بہن لیاہ کے لیے کیا کیا۔ یعقوب نے جو میرے والد کے لیے کام کیے وہ صرف اس لیے تھے کے وہ مجھ سے شادی کر سکیں۔ تاہم جب میری شادی کا وقت قریب آیا تو ان کو میری بہن لیاہ شادی کرنے پڑی میں نہ صرف خاموشی اختیار کی بلکہ میں نے اسے وہ خفیہ بات بھی بتائی جس پر

میں نے اور یعقوب نے اتفاق کیا تھا۔ اور اج اگر آپ کے بچے آپ کے گھر میں دوسرے حریف کو لائے ہیں تو آپ بھی خاموشی اختیار کریں، تب فوری طور پر رب کی رحمت بیدار ہوئی اور اس نے جواب دیا، راحیل تیرے لیے میں اسرائیل کو ان کی جگہ واپس لاؤں گا۔

یہودیوں کے مطابق راحیل ایک بہترین یہودی ماں ہے جو ہماری بھلائی اور سلامتی کے لیے قربانیاں دیتی ہے۔ لامحدود محبت اور ماں کی فکر یہ احساس آج تک لوگوں کو اس کی قبر کی طرف کھینچتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ راحیل کو اولاد ہونے سے پہلے وہ کئی سال سے بے اولاد تھی۔ وہ خواتین جو بانجھ پن کا شکار ہیں وہ خاص طور پر ان کی قبر پر دعا کے لیے آتی ہیں۔[۱۹]

5۔ کوہ طور / کوہ سینا

کوہ سینا یا سیناہ طور یا جبل موسی یا کوہ طور جزیرہ نما سینا، مصر کی وہ مشہور پہاڑی ہے جس پر خداوند تعالی نے حضرت موسی علیہ سلام کو اپنی تجلی دکھائی تھی جس کے اثر سے حضرت موسی علیہ سلام بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور جل کر سرمے کی مانند سیاہ ہو گیا تھا۔

کوہ سینا یہودی تاریخ میں الٰہی مکاشفہ کے اہم مقام کے طور پر مشہور ہے۔ اور وہ جگہ جہاں تورات بائبل اور قرآن کے مطابق دس احکام موسوی موصول ہوئے تھے۔ اس شہر میں سینٹ کیتھرین شہر کے قریب ایک معتدل اونچا پہاڑ ہے جسے آج جزیرہ نما سینائی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ چاروں طرف سے پہاڑی سلسلے میں اونچی چوٹیوں سے گھرا ہوا ہے جس کا یہ ایک حصہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ ماؤنٹ کیتھرین کے ساتھ واقع ہے جو 2،629 میٹر یا 8،625 فٹ پر ہے مصر کی بلند ترین چوٹی ہے۔[۲۰]

عیسائیت کے مقدس مقامات

عیسائیوں کے مقدس مقامات کو گرجاگھر (church) یا کلیسا کہا جاتا ہے۔ گرجا پرتگالی زبان کے لفظ Jgreja سے بنا ہے جبکہ اس کی اصل یونانی لفظ ecclesia ہے جہاں سے گرجا کے معنی میں ایک اور لفظ کلیسا بر آمد ہوا۔ یہ دونوں لفظ برابر کے مستعمل ہیں۔[۲۱]

1۔ بیت لحم (Bethlehem)/ Church of Nativity and Grotto

بیت لحم، لفظی معنی گوشت کا گھر۔[۲۲] عیسائی لٹریچر کے مطابق جب رومی شہنشاہ نے مردم شماری کے لیے لوگوں کو اپنے آبائی علاقوں میں جانے کا حکم دیا تو مریمؑ اور یوسف واپس بیت الحم چلے گئے جہاں مریمؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو جنم

دیا۔خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جگہ جہاں حضرت عیسی علیہ سلام کی پیدائش ہوئی وہ بیت الحم کے چرچ آف نیٹیویٹی (church of nativity)میں واقع ہے۔صلیب کی شکل کا یہ چرچ دنیا کے قدیم ترین چرچ میں سے ایک ہے۔(۲۳)
بعد ازاں قسطنطنیہ کے بادشاہ نے عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر ایک محل بنایا جس کا نام "بیت لحم" رکھا، اب عیسی علیہ السلام کی جائے پیدائش "بیت اللحم" سے مشہور ہے۔ "بیت اللحم" در اصل اس بستی کا نام ہے، یہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔(۲۴)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش "کوہ ساعیر" کے دامن میں ہے جو کہ بیت المقدس سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے، یہ جگہ "بیت اللحم" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گاؤں فصیل کے اندر سفید پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے اور یروشلم کے قدیم شہر سے 5 میل (8 کلو میٹر) جنوب کو واقع ہے۔ اس جگہ حضرت یسوع مسیح کی روایتی جائے پیدائش کے اوپر صلیب کی شکل کا ایک گرجا بنا ہوا ہے۔(۲۵) فلسطین کے مقام بیت اللحم میں ہر سال لاکھوں افراد حضرت مسیح کے مقام پیدائش پر بنائے گئے گرجاگھر کی زیارت کرتے ہیں۔ کرسمس کے موقع پر آدھی رات کو ہونے والی خصوصی دعائیہ عبادت مسیحی دنیا میں انتہائی بابرکت تصور کی جاتی ہے۔(۲۶)

2۔ سیفوریا (Sephoria)

سیفوریا ایک رومن یہودی قصبہ ہے جو ناصرت سے چار میل دور ایک پہاڑ پر واقع ہے۔ عہد نامہ جدید میں تو اس کا ذکر نہیں ملتا لیکن چند عیسائیوں کے مطابق یہ مریم کے والدین انا اور جو آخم کا گھر ہے۔ یہ وہ جگہ بھی سمجھی جاتی ہے جہاں یوسف نے بڑھئی کا کام کیا تھا کیونکہ کہ یہ ناصرت کا دارالحکومت تھا۔ یہ پانچویں صدی عیسوی کی عبادت گاہ ہے جسے موزیک ڈزائینوں سے سجایا گیا ہے۔ دور دور سے عیسائی اس عبادت گاہ کو دیکھنے آتے ہیں۔(۲۷)

3۔ بحیرہ طبریہ / بحیرہ گیلیل (Sea of Galilee)

گیلیل اسرائیل میں سب سے اہم عیسائی مقامات میں سے ایک ہے۔ میتھیو کی انجیل (Gospel of Matthew) کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے اپنے زیادہ تر معجزات بحیرہ گیلیل میں انجام دیے۔ جن میں پانی کو شراب میں تبدیل کرنا، بحیرہ گیلیل کے شمالی ساحل پر واقع تبغہ (Tabgha) کا باغ وہ میدان سمجھا جاتا ہے جہاں حضرت عیسی علیہ سلام 5000 لوگوں کو ایک روٹی اور دو مچھلیاں کھلائیں۔ یہاں سینٹ پیٹرز چرچ آف پرائمیسی (Church of Primacy) ہے جہاں یسوع قیامت کے بعد اپنے شاگردوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ بیٹیٹوڈیز (Beatitudes) کے پہاڑ پر آکٹون کی شکل کا چرچ وہ جگہ ہے جہاں یسوع نے پہاڑ پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ اس کے علاوہ دریائے اردن جہاں حضرت عیسی علیہ سلام نے بپتسمہ لیا وہ بھی گلیل کے سمندر سے بحیرہ مردان تک بہتا ہے۔(۲۸)

بحیرہ گیلیلی کا جدید عبرانی نام یام کنیریٹ ہے۔ آج یہ علاقہ اسرائیل کی ریاست کے لیے ایک بنیادی سیاحتی مقام ہے اور تجارتی ماہی گیری کی صنعت کو سپورٹ کرتا ہے۔ بحیرہ گیلیل اسرائیل کے لیے پینے کے پانی کا اہم ذریعہ ہے۔[۲۹]

دریائے اردن جہاں حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے بپتسمہ لیا۔ بپتسمہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اصطباغ یا غسل کے ہیں اور یہ مسیحوں ایک مذہبی رسوم ہے جسے از خود مسیح علیہ سلام نے قائم کیا۔ اس کے ذریعے نو مولود یا غیر مسیحی آدمی کو مسیحت میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ رسم عوماً گرجوں میں ادا کی جاتی ہے۔ دریائے اردن کے مسیحی مذہب میں اہمیت کی وجہ سے آج بھی یہ دریا اپنے ساتھ کئی تاریخی روایات کو ساتھ لے کر بہہ رہا ہے۔ عیسائی اسے ایک مقدس دریا کا درجہ دیتے ہیں اور اس کو گناہ سے پاکی کے معنی میں لیا جاتا ہے۔[۳۰]

4۔ مقام مصلوبیت (Via Dolorosa)

Via Dolorosa لاطینی زبان میں اسے "غم کا راستہ" (Sorrowful Way) یا مصیبت کا راستہ کہا جاتا ہے۔ یہ یروشلم کے پرانے شہر سے گزرنے والا راستہ ہے جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس پر چل کے یسوع اپنے مصلوبیت کے مقام پر گئے تھے۔ یہ راستہ انٹونیا فورٹریس (Antonia Fortress) سے چرچ آف ہولی سیپلچر (Holy Sepulcher) تک جاتا ہے جو تقریباً 600 کلو میٹر تک کا فاصلہ ہے۔ اور یہ عیسائیوں کی زیارت کا ایک مشہور مقام ہے۔ یہ راستہ اٹھارویں (18) صدی میں قائم کیا گیا۔ آج اسے کراس کے 14 اسٹیشنوں سے نشان زد کیا گیا ہے جن میں سے آخری پانچ اسٹیشن چرچ آف ہولی سیپلچر کے اندر واقع ہیں۔[۳۱]

عیسائی عقیدے کے مطابق "جمعہ کے روز دن شروع ہوتے ہی مسیحؑ کو پہلے کوڑوں کی سزا دی گئی اور پھر مروجہ طریقہ کے مطابق ان کو اپنی صلیب خود ہی اٹھا کر شہر کے فصیل سے باہر مقرر مقام تک لے جانا پڑی۔ اس راستے کو دکھوں کا راستہ کہا جاتا ہے۔ اور بعض مسیحی حضرات مسیح کی یاد میں اب بھی اس راستے سے صلیب اٹھا کر چلتے ہیں۔ گولگوتھا کے مقام پر پہنچ کر صبح تیسرے پہر تقریباً 9 بجے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔"[۳۲]

5۔ چرچ آف دی ہولی سیپلچر (Church Of The Holy Sepulcher)

چرچ آف دی ہولی سیپلچر عیسائیت کے مقدس ترین اور خاص مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ یروشلم کے پرانے شہر کے عیسائی کوارٹر میں واقع ہے۔ یہ عیسائیوں کے دو مقدس مقامات کا مرکز ہے۔ وہ جگہ جہاں یسوع کو مصلوب کیا گیا تھا جسے کلوری کے نام سے جانا جاتا ہے، اور وہ مقبرہ جہاں یسوع کو دفن کیا گیا اور پھر دوبارہ زندہ کیا گیا تھا۔ آج یہ مقبرہ ایک مزار سے منسلک ہے جسے Aedicula کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے چھوٹا کمرہ یا گھر۔ اس چرچ میں کراس کے چار اسٹیشن بھی آتے ہیں۔ جو یسوع کے جذبے کی آخری اقساط کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ کلیسا چوتھی صدی عیسوی میں اپنی تخلیق کے

بعد سے یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے کے روایتی مقام کے طور پر ایک اہم عیسائی زیارت گاہ رہا ہے۔ اس کا اصل یونانی نام دی چرچ آف اینا ستاسیس (The Church Of Anastasis) ہے۔ مسیحی عقیدے کے مطابق مقبرہ مسیح یا مقبرہ یسوع سے مراد وہ جگہ جہاں یسوع عارضی طور پر جی اٹھنے سے پہلے تین دن تک دفن رہے۔ (۳۳)

یہ چرچ گولگوتھا پر بنایا گیا ہے، کیولری کی پہاڑی جہاں یسوع علیہ سلام کو مصلوب کیا جاتا تھا۔ حضرت عیسی علیہ سلام کے زمانہ میں یہ مقام درحقیقت یروشلم کی دیواروں سے باہر تھا۔ یہ چرچ کئی دفعہ تباہ کیا گیا ہے موجودہ چرچ کی دوبارہ تعمیر شہنشاہ مونومک اور بارہویں صدی کے صلیبیوں سے منسوب کی جاتی ہے۔ (۳۴)

6۔ کوہ زیتون

جبل زیتون، عربی: جبل الزیتون، ایک پہاڑ کی چوٹی ہے جو قدیم یروشلم سے مشرق میں ملحق ہے۔ اس کا نام زیتون کے درختوں جو اس کی ڈھلوانوں پر موجود ہیں کی وجہ سے ہے۔ پہاڑ 3،000 سال سے ایک یہودی قبرستان کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ 1،50،000 قبریں موجود ہیں۔ (۳۵)

گرجا صعود کوہ زیتون پر واقع ہے جہاں یسوع ناصری (مسلمانوں کے مطابق عیسی ابن مریم علیہ سلام) عبادت کیا کرتے تھے اور جب یہودیوں نے قتل کے ارادے سے اس مکان کا محاصرہ کیا تو خدا تعالی نے عیسی علیہ سلام کو آسمان کے اوپر اٹھایا (مسیحوں کے مطابق یسوع کے مصلوب کیے جانے کے بعد صعود آسمانی ہوا) اور مؤرخ گرجا صعود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس میں وہ ضیافت خانہ ہے، جس میں سیدنا یسوع علیہ سلام نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا تھا۔ اور میز جو آسمان سے اترا تھا وہ آج تک موجود ہے۔" گرجا صعود کے علاوہ بھی اندرون و بیرون شہر مسیحوں کی متعدد زیارت گاہیں ہیں۔ (۳۶)

7۔ مقدس کرسی (Holy see)

مقدس کرسی رومن کیتھولک کی گورنمنٹ کا چرچ ہے۔ جس کی قیادت روم کے بشپ (bishop) کے طور پر پوپ کرتے ہیں۔ لفظ سی (see) لاطینی زبان کے لفظ سیڈس (sedes) سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے سیٹ (seat) جس سے مراد بشپ کے زیر قبضہ اور وہ علاقہ ہے جس پر اس کی ذمہ داری ہے۔

سینٹ پیٹر کی کرسی (cathedra petri) جسے سینٹ پیٹر کا تخت بھی کہا جاتا ہے ویٹیکن سٹی کے سنٹ پیٹرز باسیلیکا میں محفوظ کیا گیا ایک آثار ہے، جو روم اٹلی کے اندر پوپ کا خود مختار انکلیو ہے۔ اوشیش ایک لکڑی کا تخت ہے جس کے بارے میں دعوی کیا جاتا ہے کہ روم میں ابتدائی عیسائیوں کے رہنما اور پہلے پوپ رسول سنٹ پیٹر کا تھا، اور جسے وہ روم کے بشپ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اسے 1647 اور 1653ء کے درمیان تعمیر کیا گیا تھا۔

یہ چرچ کے اتحاد کی علامت کی وجہ سے مقدس تصور کیا جاتا ہے۔ چوتھی صدی سے یہاں پر تقریبات منعقد کی جاتی ہے۔(۳۷)

8۔ مسیحی محلہ (Christian Quarter)

مسیح محلہ انگریزی میں (Christian Quarter) اور عربی میں حارۃ النصاری کہا جاتا ہے۔

قدیم شہر کے شمال مغرب کے کونے میں واقع ہے۔ یہ شمال میں مغربی دیوار کے ساتھ باب جدید سے باب الخلیل تک پھیلا ہوا ہے۔ جنوب میں یہ آرمینیائی محلے اور یہودی محلے سے متصل ہے۔ مشرق میں یہ باب دمشق سے مسلم محلے تک پھیلا ہوا ہے۔ اس محلے میں کلیسائے مقبرہ مقدس بھی موجود ہے جسے زیادہ تر مسیحی مقدس ترین مقام سمجھتے ہیں۔ مسیحی محلے میں تقریباً چالیس مسیحی مقدس مقامات ہیں۔ حالانکہ آرمینیائی بھی مسیحی ہیں لیکن ان کا محلہ مسیحی محلے سے الگ ہے۔ مسیحی محلہ زیادہ تر مذہبی، سیاحتی اور تعلیمی عمارتوں پر مشتمل ہے۔(۳۸)

9۔ فاطمہ / پرتگال (Portugal)

خاتون فاطمہ مریم کنواری کا ایک رومی کیتھولک خطاب ہے۔ یہ ظہور مریم 1917ء میں پیش آیا تھا۔ فاطمہ اپنی وضع قطع سے ایک چھوٹا سا شہر ہے یہ پرتگال میں واقع ہے۔

کیتھولک مسیحیوں کے لیے مذہبی تقدس کا حامل ہے۔ روایات کے مطابق اس شہر کا نام ایک افریقی شہزادی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اصل میں شہر فاطمہ اور روم مونسپلٹی کا ہی حصہ ہے، شہر فاطمہ سے 15، 20 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع پندرہویں صدی عیسوی کا یہ قلع پرتگال کے قومی ورثے کا حصہ ہے، اس کے کھنڈرات اس دور کی شان و شوکت کی کہانی کہتے ہیں، اور کیتھولک عیسائیوں کے لیے مذہبی اہمیت کا حامل ہے۔ اس شہر میں موجود ایک میوزیم میں سیاحوں کو گائیڈ کرنے والے نوجوان کے بقول اس شہر کا نام اسلام کے پرتگال میں اثرات کا شاخسانہ ہے، یہ سارے علاقے فاطمہ نامی شہزادی کے تھے، لیکن اس شہر کو عیسائیت کے حوالے سے مقبولیت کا آغاز انیس سو سترہ کے بعد ہوا۔(۳۹)

10۔ ویٹی کن (عالمگیر کلیسیا کا مرکز) (Vatican)

مقدس پطرس رسول کی رسولی گدی کا مقام، رسولی جانشینی کی جگہ اور دنیا بھر میں کیتھولک کلیسیا کا عالمگیر مرکز ویٹی کن ---۔ دنیا کے رقبے کے لحاظ سے سب سے مختصر ترین مگر قوت اور اہمیت کے لحاظ سے عظیم ترین ریاست ہے۔ یہ کیتھولک کلیسیا کے مرکزی اور عالمی راہنما پوپ کی رہائش گاہ اور کیتھولک تعلیمات سے متعلق فیصلوں کا عالمی مرکز ہے۔

ویٹی کن کی پاپائی ریاست کے وجود کا تاریخی پس منظر کافی طویل ہے، وسیع اور پیچیدہ ہے۔ 313م میں فرمان میلان

(اٹلی) سے مسیحیت کو سرکاری مذہب ہونے کی قوت، عزت جاہ وجلال اور حشمت حاصل ہوئی۔ یہ صلیب کے نشان کی سیاسی فتح تھی۔ اس فرمان میلان نے مذہبی راہنماؤں اور خادماؤں کو بادشاہوں، شہزادوں، نوابوں جیسی حیثیت اور درجہ دیا لیکن بعد ازاں قوت اور عزت کے حوالہ سے مذہب اور ریاست میں کشمکش اور کھینچا تانی شروع ہوگئی۔ جب باشاہ مضبوط ہوتا تو پوپ کو زوال ملتا اور کبھی پوپ مضبوط ہوتا تو بادشاہ کو مسائل اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ انہی حقائق کی بنا پر 1309 م سے 1377 م تک پوپ کو روم سے جلاوطن کردیا گیا اور پوپ کو فرانس میں رہنا پڑا۔ جب 1802 م میں اٹلی آزاد مملکت بنا تو 1805 م میں نپولین اٹلی کا باشاہ بنا۔[۴۰]

11۔ سینٹ اینڈریو کیتھڈرل چرچ (St Andrews Cathedral)

یہ مسیح کے پہلے نامی رسول، سینٹ اینڈریو کے لیے وقف ہے۔ یونانی بازنطینی طرز کے چرچ کی تعمیر 1908ء میں ماہر تعمیرات Anastasios Metaxas کی نگرانی میں شروع ہوئی، اس کا افتتاح 66 سال بعد 1974ء میں ہوا۔ سینٹ اینڈریو کے قریبی پرانے چرچ کے ساتھ ساتھ یہ دینا بھر کے عیسائیوں کے لیے زیارت گاہ ہے۔

یہ یونان کا سب سے بڑا آرتھوڈوکس چرچ اور بلکان میں بازنطینی طرز کا تیسرا سب سے بڑا چرچ سمجھا جاتا ہے، مرکزی گنبد کے اوپر ایک پانچ میٹر لمبا سونے کا چڑھا ہوا کراس ہے اور دوسرے گنبد پر 12 چھوٹی صلیبیں ہیں۔ یہ صلیبیں یسوع اور اس کے 12 رسولوں کی علامت ہے۔

رسول سینٹ اینڈریو کے آثار چرچ میں محفوظ ہیں۔ ان میں چھوٹی انگلی، رسول کی کرینیم کے اوپری حصے کا ایک حصہ اور صلیب کے چھوٹے حصے ہیں جس پر آپ کو شہید کیا گیا، یہ سب ایک خاص مزار میں رکھے گئے ہیں۔ رسول کی مقدس کھوپڑی کو پوپ پاپ V1 کے حکم پر ستمبر 1964ء میں سینٹ پیٹرز باسیلیکا، روم سے وہاں بھیجا گیا تھا۔ کھوپڑی کی استقبالیہ تقریب میں ہزاروں لوگ (ان میں وزیر عظم جارجیوس پاپاندیو) اور بہت سے یونانی آرتھوڈوکس بشپس نے شرکت کی۔[۴۱]

12۔ آیاصوفیہ (Hagia Sophia)

آیاصوفیہ (Sancta Sophia) یا سابقہ نام (آیاصوفیہ گرجاگھر) موجودہ نام آیاصوفیہ کبیر جامع شریفی ہے۔ یہ استنبول میں واقع تاریخی عبادت گاہ ہے جو ماضی میں یونانی راسخ العقیدہ مسیحی جامع کیتھیڈرل، رومی کیتھولک کیتھیڈرل، عثمانی مسجد اور سیکولر میوزم کی طور پر استعمال ہوتی تھی۔ 10 جولائی 2020ء میں صدر ترکی رجب طیب اردوغان نے حکم دیا کہ اس کو دوبارہ مسجد کے طور پر بحال کر دیا جائے۔ آیاصوفیہ کا چرچ یہ آرتھوڈوکس کلیسیا کا عالمی

مرکز تھا۔ اس چرچ کا سربرا جو "پیٹریارک" کہلاتا تھا، اسی میں مقیم تھا، لہذا نصف مسیحی دنیا اس کلیسا کو اپنی مقدس ترین عبادت گاہ سمجھا کرتی تھی۔(۴۲)

آیا صوفیہ اس لحاظ سے بھی اہم تھا کہ وہ روم کے کیتھولک کلیسیا کے مقابلے میں زیادہ قدیم تھا۔ تقریبا ایک ہزار سال تک یہ عمارت اور کلیسا پورے عالم عیسائیت کے مذہبی اور روحانی مرکز کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ مسیحیوں کا عقیدہ بن چکا تھا کہ یہ کلیسا کبھی بھی ان کے قبضے سے نہیں نکلے گا۔ اس سے ان کے مذہبی اور قلبی لگاؤ کا یہ عالم ہے کہ اب بھی آرتھوڈوکس کلیسیا کا سربراہ اپنے نام کے ساتھ "سربراہ کلیسیا قسطنطنیہ (The Hear of the church of the Constantinople) لکھتا ہے۔(۴۳)

13۔ خانقاہ مقدس کیتھرین (St Catherine's Monastery)

خانقاہ مقدسہ کیتھرین مصر میں واقع ایک مسیحی خانقاہ ہے جو کلیسیائے سینا کے ماتحت اور ایک عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔ یہ خانقاہ یہاں سے دریافت شدہ بائبل کے قدیم نسخے کی وجہ سے خاصی معروف ہے۔ یہ خانقاہ ایک مسیحی شہید کیتھرین اسکندری کے نام پر ہے۔ کیتھرین کو بریکنگ ویل کی سزا دی گئی تھی لیکن وہ جب اس سے بھی نہ مری تو اس کا سرتن سے جدا کر دیا گیا تھا۔ مسیحی عقیدے کے مطابق فرشتے کیتھرین کا جسم اٹھا کر کوہ سینا لائے اور اسے وہاں دفن کر دیا تھا۔ سن 800ء کے آس پاس سینا کی خانقاہ کے کچھ راہبوں نے اس کا جسم دریافت کیا اور سینا کی خانقاہ کا نام اسی کے نام خانقاہ کیتھرین رکھ دیا۔(۴۴)

14۔ سینٹ باسل کیتھیڈرل (St Basil Cathedral)

کیتھیڈرل جسے عام طور پر سینٹ بیسل کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے، ماسکو کے ریڈ اسکوئر میں واقع ایک آرتھوڈوکس میں واقع آرتھوڈوکس چرچ ہے، اور یہ روس کی مشہور ثقافتی علامتوں میں سے ایک ہے۔ یہ عمارت جو اب ایک عجائب گھر ہے کو باضابطہ طور پر کیتھیڈرل آف دی انٹرسیشن آف دی موسٹ ہولی تھیوٹوکوس آن دی موٹ، یا پوکرووسکی کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 1600ء میں آئیون دی گریٹ بیل ٹاور کی تکمیل تک یہ شہر کی سب سے اونچی عمارت تھی۔

اصل عمارت جسے تثلیث چرچ اور بعد میں کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو شفاعت کے لیے وقف تھی۔ 16ویں اور 17ویں صدیوں میں چرچ (بازنطینی عیسائیت کے تمام گرجاگھروں کے ساتھ) آسمانی شہر کی زمینی علامت طور پر سمجھا جاتا تھا۔

کیتھیڈرل کے نو گنبد ہیں (ہر ایک مختلف چرچ سے مماثل ہے) اور اس کی شکل آسمان میں اٹھنے والے الاؤ کے شعلے کی

طرح ہے اپنی کتاب رشین آر کیٹیکچر اینڈ دی ویسٹ میں کہتا ہے کہ یہ کسی دوسری روسی عمارت کی طرح نہیں ہے۔ پانچویں سے پندرہویں صدی تک بازنطینی روایت کے پورے ہزار سالہ دور میں اس جیسی کوئی چیز نہیں پائی جاسکتی۔ کیتھیڈرل نے 17ویں صدی میں روسی قومی فن تعمیر کو پیش کیا۔(۴۵)

15۔خانقاہ صخرہ شمعون(simonophetra Monastery)

خانقاہ صخرہ شمعون کوہ آتھوس، یونان میں واقع ایک مشرقی راسخ العقیدہ خانقاہ ہے۔ تیرویں صدی میں شمعون آتھوسی نامی شخص نے اس خانقاہ کو قائم کیا تھا۔ روایت بتاتی ہے کے شمعون جن قریبی غار میں مقیم تھا تو اس نے ایک خواب دیکھا تھیوتوکوس نے اسے ہدایت دی کہ پتھر کے بالکل اوپر ایک خانقاہ بنائی جائے اور وعدہ کیا کہ وہ اسے اور خانقاہ کو محفوظ رکھے گی۔ شمعون نے خانقاہ کو "جدید بیت اللحم "کانام دیااور محبت میں اسے پیدائش مسیح کے نام وقف کر دیا۔(۴۶)

اسلام کے مقدس مقامات

اسلام میں ہر وہ مقام اور جگہ مقدس کہلانے کے حق دار ہے جس کے بابرکت ہونے کاذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ مقدس یا مقدسہ کا لفظ اردو زبان میں عام مستعمل ہے۔ اس کا مادہ ق۔ د۔ س ہے۔ جس کے معنی تطہیر الٰہی کے ہیں اور یہ لفظ قرآن پاک میں ایک مرتبہ سورہ المائدہ میں وارد ہوا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:

"يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ"(۴۷)

ترجمہ:(اے میری قوم! اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی ہے پیچھے نہ ہٹو ورنہ نقصان میں جا پڑو گے۔)

مقدسات کی حرمت کے حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ" (۴۸)

ترجمہ: (اور جو شخص ان چیزوں کی تعظیم کرے گا جن کو اللہ نے حرمت دی ہے تو اس کے حق میں یہ عمل اس کے پروردگار کے نزدیک بہتر ہے)

1۔ مکّہ مکرمہ

مکہ یا مکہ مکرمہ تاریخی خطہ حجاز میں سعودی عرب کے صوبہ مکہ مکرمہ کا دارالحکومت اور مذہب اسلام کا مقدس ترین شہر ہے۔ شہر کی آبادی 2004ء کے مطابق 12 لاکھ 94 ہزار 167 ہے۔ مکہ جدہ سے 73 کلومیٹر دور وادی فاران میں سطح سمندر سے 277 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ یہ بحیرہ احمر سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔(۴۹)

یہ لفظ مک سے مشتق ہے۔ اور مک دھکیلنے اور جذب کرنے کو کہا جاتا ہے، چونکہ یہ شہر بہت زیادہ آباد ہے، چلنے اور طواف کرنے میں لوگ ایک دوسرے کو دھکیلتے ہیں اور اس کی یہ صفت بھی ہے کہ گناہ گار انسانوں کے گناہ جذب کر لیتا ہے۔ بعد ازیں مکہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی کی قلت ہو۔ نیز ظالم اور جابر کو تباہ و برباد کر دیتا ہے ان وجوہ کی بناء پر اسے مکہ کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اس مقدس مقام کو "بکہ "اور "مکہ " جیسے ذي الشان ناموں سے یاد کیا گیا ہے

مکہ جس کا نام ام القری ہے بھی ہے، حجاز کا دار الحکومت ہے۔ یہ شہر ایک بوڑھے پیغمبر ابراہیم علیہ سلام کی بنا، نوجوان نبی اسمعیل علیہ سلام کی ہجرت گاہ اور درِّ یتیم امام المرسالین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد ہے۔(۵۰)

مسلمانوں کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کے پانچ بنیادی اراکین میں سے ایک ہے۔ حالیہ سالوں میں ماہ ذوالحجہ میں 20 سے 30 لاکھ مسلمان ہر سال حج بیت اللہ کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لاتے ہیں۔ علاوہ ازیں لاکھوں مسلمان عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بھی سال بھر مکہ آتے ہیں۔ شہر مکہ میں بنیادی حیثیت بیت اللہ کو حاصل ہے جو مسجد حرام میں واقع ہے۔ حج و عمرہ کرنے والے زائرین اس کے گرد طواف کرتے ہیں، حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور زمزم کے کنویں سے پانی پیتے ہیں۔ علاوہ ازیں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سعی اور منی میں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں اور حج کے دوران میدان عرفات میں قیام کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے مکہ بے پناہ اہمیت کا حامل ہے اور دنیا بھر کے مسلمان دن میں 5 مرتبہ اسی کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔(۵۱)

2۔ حطیم

یہ دراصل بیت اللہ کا ہی ایک حصہ ہے، لیکن قریش مکہ کے پاس حلال مال میسّر نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے تعمیر کعبہ کے وقت یہ حصہ چھوڑ کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں لے گئے اور فرمایا:

جب تم بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر نماز ادا کرنا چاہو تو یہاں (حطیم) میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ (کعبہ) کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (چھت کے بغیر) تھوڑا سا تعمیر کر دیا تھا۔

بیت اللہ کی چھت سے حطیم کی طرف بارش کے پانی گرنے کی جگہ کو (پرنالہ) میزاب رحمت کہا جاتا ہے۔

3۔ حجر اسود

حجر اسود قیمتی پتھروں سے ایک پتھر ہے۔ اللہ تعالی نے اس کی روشنی ختم کر دی۔ اگر اللہ تعالی ایسا نہ کرتا تو یہ پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتا۔ حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا

لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ حجر اسود کو اللہ تعالی قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دی گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کا حق کے ساتھ بوسہ لیا ہو۔ حجر اسود کے استلام سے ہی طواف شروع کیا جاتا ہے اور اسے پر ختم کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کا بوسہ لینے یہ اس کی طرف دونوں یا داہنے ہاتھ سے اشارہ کرنے کو استلام کہتے ہیں۔

4۔ ملتزم

ملتزم کے معنی ہیں چمٹنے کی جگہ۔ حجرے اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ چمٹ کر دعائیں مانگیں تھی، یہ دعاؤں کے قبول ہونے کی خاص جگہ ہے۔

5۔ رکن یمانی

بیت اللہ کے تیسرے کونہ کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ رکن یمانی کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ رکن یمانی پر 70 فرشتے مقرر ہیں۔ جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے:

رَبّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النّار

تو وہ سب فرشتے آمین کہتے ہیں۔

6۔ مقام ابراہیم

یہ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا۔ اس پر حضرت پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ یہ کعبہ کے سامنے ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف میں پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔ حجر اسود کی طرح یہ پتھر بھی جنت سے لایا گیا ہے۔ طواف سے فراغت کے بعد طواف کی 2 رکعت اگر سہولت سے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے جگہ مل جائے تو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھا ہی جائز ہے۔

7۔ صفا و مروہ

صفا و مروہ دو پہاڑیاں ہیں۔ صفا کو شیشوں کے حصار میں لیا گیا ہے جبکہ مروہ کی پہاڑی کا تھوڑا حصہ نظر آتا ہے۔ صفا مروہ اور اس کے درمیان کا مکمل حصہ ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمائیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں سات چکر لگائے تھے اور جہاں مرد حضرات تھوڑا تیز چلتے ہیں یہ اس زمانہ میں صفا مروہ پہاڑوں کے درمیان ایک وادی تھی جہاں سے ان کا بیٹا نظر نہیں آتا تھا، لہذا اسیدہ

حاجرہ اس وادی میں تھوڑا تیز دوڑی تھیں۔ حضرت ہاجرہ علیہ سلام کی اس عظیم قربانی کو اللہ تعالی نے قبول فرما کر قیامت تک کے آنے والے تمام مرد حاجیوں کو اس جگہ تھوڑا تیز چلنے کی تعلیم دی۔ شریعت اسلامیہ نے صنف نازک کے جسم کی نزاکت کے مد نظر اس کو صرف مردوں کے لیے سنت قرار دیا۔ سعی کا ہر چکر تقریبا395 کلومیٹر لمبا ہے، یعنی سات چکر کی کل مسافت تقریبا پونے تین کلومیٹر بنتی ہے۔

8۔ منیٰ

منیٰ مکہ مکرمہ سے 4،5 کلومیٹر کے فاصلے پر دو طرفہ پہاڑ کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔ حجاج کرام 8 ذی الحجہ کو اور اسی طرح 11، 12 اور اسی طرح 13 ذي الحجہ کو منی میں قیام فرماتے ہیں۔ منیٰ میں ایک مسجد ہے جسے مسجد حنیف کہا جاتا ہے۔ اسی مسجد کے قریب جمرات ہیں جہاں حجاج کرام کنکریاں مارتے ہیں، منیٰ ہی میں قربان گاہ ہے جہاں حجاج کرام کی قربانیاں کرتے ہیں۔

9۔ عرفات

عرفات منی سے تقریبا8، 10 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ میدان عرفات کے شروع میں مسجد نمرہ نامی ایک بہت بڑی مسجد ہے جس میں زوال کے فورا بعد خطبہ ہوتا ہے پھر ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے ادا ہوتی ہیں۔ اسی جگہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تھا جو "خطبہ حجتہ الوداع" کے نام سے معروف ہے۔ مسجد نمرہ کا اگلا حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں حج کا سب سے اہم رکن ادا ہوتا ہے، جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وقوف عرفہ ہی حج ہے۔

10۔ مزدلفہ

9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد حجاج کرام عرفات سے مزدلفہ آکر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہاں رات کو قیام فرماتے ہیں اور نماز فجر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:فَإِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوااللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ[٥٢]

ترجمہ:(جب تم عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ آؤ تو یہاں مشعر حرام کے پاس اللہ کے ذکر میں مشغول رہو)

اس جگہ ایک مسجد ہے جس کو مسجد مشعر حرام کہتے ہیں۔ مزدلفہ منی سے 3،4 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

11۔ وادی محسر

منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان میں ایک وادی ہے جسے وادی محسر کہتے ہیں۔ یہاں سے حضور اکرم کی تعلیمات کے مطابق

گزرتے وقت تھوڑا تیز چل کر گزرا جاتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالی نے ابراہہ بادشاہ کے لشکر کو ہلاک وتباہ کیا تھا جو بیت اللہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آرہا تھا۔

12۔جمرات

یہ منی میں تین مشہور مقام ہیں جہاں اب دیوار کی شکل میں بڑے بڑے ستون بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالی کے حکم، نبی اکرم کے طریقہ اور حضرت ابراہم علیہ السلام کی اتباع میں ان جگہوں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے مسجد خیف کے قریب ہے، اسے جمرہ اولی، اس کے بعد بیچ والے جمرہ کو جمرہ وسطی اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف آخری جمرہ کو جمرہ عقبہ یا جمرہ کبری کہا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیطان نے ان تین مقامات پر بہکانے کی کوشش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے ان تین مقامات پر شیطان کو کنکریاں ماری تھیں اور اللہ تعالی نے حضرت ابرہیم علیہ سلام کے اس عمل کو قیامت تک آنے والے حاجیوں کیلئے لازم قرار دیدیا۔ حجاج کرام بظاہر جمرات پر کنکریاں مارتے ہیں لیکن در حقیقت شیطان کو اس عمل کے ذریعہ دھتکارا جاتا ہے۔ رمی یعنی جمرات پر کنکریاں مارنا حج کے واجبات میں سے ہے۔ وسویں گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو رمی کرنا (یعنی 49 کنکریاں مارنا) ہر حاجی کے لیے ضروری ہے۔ تیرویں ذی الحجہ کی رمی (یعنی 21 کنکریاں مارنا) اختیاری ہے۔

13۔مولد النبی

مروہ کے قریب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی جگہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں 9 یا 12 ربیع الاوّل کو نبی اکرم رحمتہ للعالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ اس جگہ پر ان دنوں (مکتبہ) لائبریری قائم ہے۔

14۔غار ثور

یہ غار جبل ثور کی چوٹی کے پاس ہے۔ یہ پہاڑ مسجد حرام سے تقریبا 10 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور ایک میل کی چڑھائی پر واقع ہے۔ حضور اکرم نے مکہ مکرمہ ہجرت کے وقت اس غار میں حضرت ابو بکر صدیق کے ہمرہ تین دن قیام فرمایا۔

15۔غار حرا

یہاں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ سورہ علق کی چند ابتدائی آیات اسی غار میں نازل ہوئی تھیں۔ یہ غار جبل نور (پہاڑ) پر واقع ہے۔ یہ پہاڑ مکہ مکرہ سے منی جانے والے اہم راستہ پر مسجد حرام سے تقریبا 4 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔ اسی کی اونچائی تقریبا دو ہزار فٹ ہے۔

16۔ جنت المعلی

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔ یہاں پر ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ (۵۳)

17۔ مدینہ منورہ

مدینہ یا مدینہ منورہ مغربی سعودی عرب کے خطہ حجاز کا شہر، جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ یہ شہر مکہ مکرمہ کے بعد اسلام کا دوسرا مقدس ترین شہر ہے۔ شہر کی آبادی 2004ء کی مردشماری کے مطابق 9 لاکھ 18 ہزار 889 ہے۔ شہر کا پرانا نام یثرب تھا لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مبارکہ کے بعد اس کا نام مدینتہ النبی رکھ دیا گیا جو بعد ازاں مدینہ بن گیا۔ اس کی بنیاد اسلام پر ہے۔ (۵۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دس گیارہ سال مدینہ منورہ میں گزارے 8 ہجری میں فتح مکہ کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مبارک شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا اسی حجرہ میں آپ صلی اللہ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی اسی حجرے میں مدفون ہیں۔ اسی حجرہ مبارک کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے۔

18۔ ریاض الجنۃ

قدیم مسجد نبویؐ میں منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روضۂ اقدس کی درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ریاض الجنۃ کی شناخت کے لیے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں۔ اور ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ریاض الجنہ کے پورے حصے میں جہاں سفید اور ہری قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہیں، نیز قبولیت دعا کے لیے بھی خاص مقام ہے۔

19۔ اصحاب صفہ کا چبوترہ

مسجد نبوی میں حجرہ شریف کے پیچھے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ جہاں وہ مسکین و غریب صحابہ کرامؓ قیام فرماتے تھے جن نہ گھر تھا نہ در، اور جو دن رات ذکر تلاوت کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض

ہوتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔ اصحاب صفہ کی تعداد زیادہ اور کم ہوتی رہی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد ۱۰۸ تک پہنچ جاتی تھی۔

20۔ جنت البقیع

جنت البقیع یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی سے بہت تھوڑے فاصلے پر واقع ہے، اس میں بے شمار صحابہ کرام اور اولیا اللہ مدفون ہیں۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ کے چچا حضرت عباسؓ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

21۔ جبل احد

مسجد نبوی سے تقریبا 4 یا 5 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک مقدس پہاڑ واقع ہے جسے جبل احد کہتے ہیں۔ جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (هذَا جَبَلٌ حِبُّنَا وَنُحِبّهُ) احد کا پہاڑ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور میں احد سے محبت رکھتا ہوں)۔ اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت زخمی ہوئے اور تقریبا 70 صحابہ کرام شہید ہوئے۔ یہ سب شہدا اسی جگہ مدفون ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہؓ بھی یہی مدفون ہیں۔ آپ کی قبر کے برابر حضرت عبد اللہ بن جحشؓ اور حضرت مصعب بن عمیرؓ مدفون ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاص اہتمام کے ساتھ یہاں تشریف لائے اور شہداء کو سلام و دعا سے نوازتے تھے۔

22۔ مسجد قبا

مسجد قبا مسجد نبوی سے تقریبا 4 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مسلمانوں کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تو قبیلہ بنی عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام کے ساتھ خود اپنے دست مبارک سے بنیاد رکھی۔ اسی مسجد کے متعلق اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد اخلاص و تقوی پر رکھی گئی۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد میں سب سے افضل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل چل کر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد مسجدِ قبا میں آکر (دو رکعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

23۔ مسجد جمعہ

آپ ﷺ نے سب سے پہلے جس مسجد میں جمعہ ادا فرمایا اس مسجد کو مسجد جمعہ کہتے ہیں۔ یہ مسجد قبا کے قریب ہی واقع ہے۔

24۔ مسجد قبلتین

پہلے مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے کہ اس مسجد میں قبلہ کی تبدیلی کی آیتیں نازل ہوئی اور اس کے بعد مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ اس لیے اس مسجد کو دو قبلوں کی مسجد یعنی مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد ابی بن کعب: یہ مسجد جنت البقع کی متصل ہے، اس جگہ زمانہ نبوی کے مشہور قاری حضرت ابی بن کعب رضي الله عنہ کا مکان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے نیز حضرت ابی بن کعب علیہ سلام سے قرآن سنتے اور سناتے۔

25۔ شام

بلاد شام میں چار ممالک سوریہ، لبنان، فلسطین اور اردن شامل ہیں۔ پہلی جنگ عظیم کے تک کے یہ چاروں شہر شام میں شامل تھے۔ لیکن فرانس نے اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا اور موجودہ شام بنام سوریا وجود میں آیا۔ اس کو عربی میں "عرب جمہوریہ سوریا" کہا جاتا ہے اور اردو میں شام اور انگریزی میں سوریا کہا جاتا ہے۔ شام کے مغرب میں لبنان اور بحر متوسط، جنوب مغرب میں فلسطین اور جنوب میں اردن، مشرق میں عراق اور شمال میں ترکی ہے۔

قرآن اور حدیث دونوں میں شام کا ذکر ملتا ہے جو کہ چار ممالک (سوریا، لبنان، فلسطین اور اردن) پر مشتمل ہے۔ شام کا شہر فلسطین مسجد اقصی، اور سوریا کا شہر دمشق تاریخی اور شرعی اعتبار سے کافی اہمیت کا حامل ہے۔(۵۵)

26۔ مسجد اقصیٰ

مسجد اقصیٰ، جس کی بدولت اس شہر کو مکہ اور مدینہ کے بعد مسلمانوں کے تیسرے مقدس ترین شہر کا درجہ حاصل ہے، اس کے نام کی وجہ شب معراج کی روایت ہے۔

الاقصیٰ کا مطلب ہے دور اور اس لحاظ سے مسجد اقصیٰ کا مطلب دور کی مسجد ہے۔ یہاں مسجد سے مراد بیت المقدس کے مقدس حرم کا پورا علاقہ ہے، نہ کہ مسجد کی خاص عمارت، یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا۔ یہ معراج کے وقت موجود نہیں تھا۔

شب معراج کی روایت کے مطابق آنخضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک براق پر سوار ہوئے اور حضرت جرائیل علیہ سلام آپ کے ہمرہ تھے۔ آپ مکہ مکرمہ سے طور سینا گئے وہاں سے بیپ الحم پہنچے اور پھر بیت المقدس تشریف لائے۔

ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے کہ:

جس وقت ہم بیت المقدس کے دروازے پر پہنچے (یعنی حرم کے احاطے پر) تو جبرائیل علیہ سلام نے مجھ کو اتارہ اور براق کو ایک کنڈی کے ساتھ باندھ دیا جس سے انبیاء علیہ سلام نے بھی اپنے گھوڑے باندھے تھے۔

حرم شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازے سے جو بعد میں باب محمد کے نام سے مشرف ہوا داخل ہو کر اس چٹان پر چڑھے ق صخرا کہا جاتا ہے اور جو بہت سی روایت کے مطابق ہیکل سلیمانی کے وسط میں تھی۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ یہاں پر مذبخ تھا۔ اس کے قریب انبیاء علیہ سلام سے آپ کی ملاقات ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ سلام، حضرت موسیٰ علیہ سلام اور دوسرے انبیاء سابق کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس مقدس چٹان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل کی معیت میں ایک نور کی زینے سے آسمان پر چڑھے اور جنت الفردوس اور اس کی نعمتوں کو دیکھا پھر ہفت افلاق طے کر کے باری تعالیٰ جل شانہ کے حضور پیش ہوئے اور وہاں احکام صلوۃ ملے۔ اس کے بعد آپ دوبارہ زمین پر تشریف لائے۔ اور اسی نور کے زینے سے اتر کر صخرہ مقدسہ پر قیام فرمایا۔ پھر جس طرح تشریف لائے تھے اسی طرح براق پر مراجعت فرمائی اور رات ختم ہونے سے قبل مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ یہ شب معراج کی روایت کا خلاصہ ہے اور اسی روایت نے اہل اسلام کی نظر میں اس چٹان اور حرم کے رقبے کو متبرک و مبارک بنا دیا۔[٥٦]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے دو مرتبہ شام کا سفر کیا۔ ایک مرتبہ وہ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ آئے جو کہ خلیجی راہب کے مقام کی وجہ سے مشہور ہیں اور دوسری بار حضرت خدیجہ الکبریٰ کا مال لے کر تجارت کی غرض سے آئے۔

یہ شام ہمیشہ علم، فن اور نبوت کے نور سے منور رہی ہے۔ یہاں بہت سے پیغمبر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قاصد کے ساتھ عراق سے شام کا سفر کیا اور وہاں سے اللہ کے حکم پر سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو صحرائے لقوق میں چھوڑنے کا سفر کیا۔ ان کے بعد اسحاق (علیہ السلام)، یعقوب (علیہ السلام)، ایوب (علیہ السلام)، داؤد (علیہ السلام)، سلیمان (علیہ السلام)، الیاس (علیہ السلام) آئے۔ الیشع (علیہ السلام)، زکریا (علیہ السلام)، یحییٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو صلیب پر لشکر بھیجنے کا حکم دیا لیکن ان کی بیماری کی وجہ سے یہ لشکر نہ جا سکا۔ ان کی وفات کے بعد بلا تاخیر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنی فوج کے ساتھ بھیجا اور فتح کے ساتھ ملاقات کی۔ دور فاروقی میں بیت المقدس فتح ہوا۔ اس سرسبز و شاداب سرزمین میں امام نوویؒ شرح صحیح مسلم، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، علامہ ابن قیمؒ،

حافظ ابن عساکرؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ جیسے علماء و مشائخ نے جنم لیا۔ یہاں بہت سے انبیاء، بہت سے علماء و محدثین اور بہت سے صحابہ مدفون ہیں۔(۵۷)

27۔ عراق

عراق مسلمانوں کے دونوں فرقوں سنی اور شیعہ کے لیے بہت سے آثارِ قدیمہ مذہبی مزرات اور مساجد موجود ہیں۔ عراق کے مشہور شہروں میں بغداد، کوفہ، کربلا اور نجف شامل ہیں۔

28۔ بغداد

بغداد عباسی ریاست کا دارالحکومت تھا، جو کہ ایک ثقافتی، تہذیبی اور سائنسی تحقیق کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ بغداد میں سب سے پہلی مسجد خلیفہ ابو جعفر المنصور نے سنہ ۱۴۵ ہجری میں مسجد المنصور کے نام سے تعمیر کروائی۔ یہ خلیفہ ہارون الرشید جو کہ پانچویں مشہور ترین خلیفہ تھے جنہوں نے اسے دوبارہ تعمیر کروایا اور اس کی تزئین وآرائش بھی کروائی۔ اس کے بعد عباسی خلیفہ المعتد د باللہ نے اس مسجد کا پہلا صحن المنصور محل کے نام اضافہ کیا۔ اور اسی طرح اس مسجد کی تعمیر اور اہمیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس کے علاوہ بغداد شہر میں شیعہ فرقہ کے دو مشہور امام موسیٰ کاظم اور محمد تقی کاظم جن کو کاظمین عراق کہا جاتا ہے کے مزارات موجود ہیں۔

29۔ کربلا

کربلا عراق کا ایک مشہور شہر ہے جو صوبہ کربلا میں بغداد سے 100 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ شہر کربلا اور حسین ابن علی کے مزار کے لیے مشہور ہے۔ اس کے پرانے ناموں میں نینویٰ اور الغدیہ شامل ہیں۔ کربلا کی آبادی دس لاکھ کے قریب ہے جو محرم اور صفر کے مہینوں میں زائرین کی وجہ سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کربلا کا مقام اسلامی تاریخ میں اہمیت کا حامل ہے، یہاں کی زمین پاکستان حضرت حسین ابن علی علیہ السلام کی شہادت کے واقعہ کا مقام ہے جو کربلا کے روضہ میں ہے۔ حضرت حسین ابن علی علیہ السلام اسلامی تاریخ کے بزرگ شخصیتوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے بڑی قربانی دی اور ان کی شہادت کا واقعہ مسلمانوں کے دلوں میں بے بہاق محبت اور عشق کا باعث بنا۔ ہر سال محرم اور صفر کے مہینوں میں لاکھوں زائرین کربلا کے روضہ پر جاتے ہیں اور حضرت حسین ابن علی علیہ السلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کی شہادت اور قربانی کی داستان کو یاد کرتے ہوئے، مسلمان ان کے مقام کی تعظیم اور احترام کرتے ہیں اور ان کو اپنے دل کے قریب محسوس کرتے ہیں۔ کربلا کا روضہ اسلامی تاریخ میں مقدس جگہ ہے، جو مسلمانوں کے لیے ایک روحانی مرکز ہے۔ یہاں پر آنے والے زائرین اپنے دل کی پاکی سے انتہائی محبت اور عشق کے ساتھ حضرت حسین ابن علی علیہ

السلام کی شہادت کو یاد کرتے ہیں اور ان کے دل میں ان کی محبت اور قربانی کا احترام قائم کرتے ہیں۔ اس طرح، مسلمانوں کے لیے کربلا کا روضہ ایک اہم روحانی مرکز ہے جو ان کے لیے معنویت اور اشارہ ہے۔

30۔ نجف

امام علی کا حرم، جسے مسجد علی بھی کہا جاتا ہے، بہت سے مسلمانوں کے نزدیک خلیفہ اور امام علی ابن ابی طالب کا مقبرہ ہے، اور یہ سنیوں اور شیعوں دونوں کے لیے مقدس ہے۔ اسلامی تاریخ میں ان کا مقام بہت اہم ہے اور ان کی شان کو پوری دنیا کے مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ امام علی علیہ السلام، اسلامی تاریخ کی اہم شخصیتوں میں سے ایک ہیں، جو انسانیت کے لیے مثالی رہائشی تھے اور اسلامی تعلیمات کے سفیر تھے۔ وہ پاکستان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور بعد میں ان کے داماد بھی بنے۔ ان کی شرافتی نسبت سے ان کا مقام اسلامی تاریخ میں بہت اہم ہے اور ان کو عباداتی اور روحانی قیمت دی جاتی ہے۔ شیعہ حضرت علی علیہ السلام کو اپنا پہلا امام مانتے ہیں، اور ان کے بعد کے امام بھی ان کے انور کی روشنی میں راہ نما ہوتے ہیں۔ ان کے فضائل، عدل اور دانائی کو شیعہ اقرار کرتے ہیں اور ان کی روایاتی علوم کو ان سے حاصل کرتے ہیں۔ سنی مسلمان امام علی علیہ السلام کو اسلامی تاریخ کے چوتھے خلیفہ راشدہ مانتے ہیں اور ان کی حکومت کو رشد و تقویٰ کے زمینہ پر قائم کیا جاتا ہے۔ ان کے قیاداتی اور انصافی اقدامات کو قدر و قیمت سمجھتے ہیں اور ان کے ایصال ثروتی اور سماجی اصلاحات کا قدر کرتے ہیں۔ امام علی علیہ السلام کے حرم کو ہر سال لاکھوں زائرین مزار پر جاتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کے حرم کے زیارت کا اہمیت اور اقبال کو دیکھتے ہوئے، مسلمان ان کے مقام کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کو عزیز و محبوب قرار دیتے ہیں۔ ان کے حرم کے مقام کا اہمیت کو اندازہ لگاتے ہوئے، مسلمان دنیا بھر کے مختلف ممالک سے ان کے زیارت کے لیے روانہ ہوتے ہیں اور ان کو اپنے دل کے قریب محسوس کرتے ہیں۔

شیعہ عقیدہ کے مطابق حضرت علی کے ساتھ حضرت آدم و حوا اور نوح علیہم السلام بھی اسی مسجد کے اندر مدفون ہیں۔

31۔ کوفہ

کوفہ مشہور فقہ عالم امام ابو حنیفہ کی وجہ سے مشہور ہے، جن کے مکتبہ فکر کو بہت سے سنی مسلمان بین الاقومی سطح پر پیروی کرتے ہیں۔ آپ کا پورا نام نعمان ابن ثابت بن زوطا بن زمرزبان ہے۔ آپ ایک مجتہد عالم، فقیہ اور اسلامی قانون کے اولین مفسرین میں سے ہیں۔ آپ کو ماننے والے حنفی کہلاتے ہیں۔ کوفہ میں امام ابو حنیفہ کا گھر ہے۔[۵۸]

حوالہ جات

1. مودودی، سید ابو اعلی، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، طبع نہم ۱۹۷۲، جلد ۱، ص:۴۳۸
2. مرتضی الزبیدی، محمد بن عبد الرزاق الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، بیروت، دار الهدایۃ، س ن، ج ۱۶، ص:۳۵۸
3. لجنتہ من علماء الحرمین، فتاوی الشبکتہ الاسلامیہ، الحرس الوطني السعوردي، المکتبہ العربیہ السعودیہ، ج:۸، ص:۸۴۹
4. فخر الدین رازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، بیروت: دراِ احیاء التراث العربی، ج ۱۱، ص:۳۳۲
5. https://www.britannica.com/topic/sacred-place, 25/07/2023, 12:30 PM
6. https://www.britannica.com/topic/synagogue 17/7/2023, 6:35PM
7. https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%DB%8C%D9%88%D8%A7%D8%B1_%DA%AF%D8%B1%DB%8C%DB%81,28/06/2023
8. 28/6/2023, 8:6AM
9. https://www.punjnud.com/wailing-wall-ki-tareekh/,28/06/2023, 8:39AM
10. https://en.wikipedia.org/wiki/Temple_Mount, 28/06/2023, 10:25 AM
11. https://lifepart2andbeyond.com/temple-mount-and-the-western-wall-of-jerusalem, 28/06/2023 , 10:28AM
12. ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلشرز، اردو بازار لاہور، ۱۹ ستمبر ۲۰۲۰، ص:۲۰۱
13. https://en.wikipedia.org/wiki/Cave_of_the_Patriarchs , 10:32AM, 29/6/2023
14. گنتی 13:22
15. پیدائش 13:18
16. پیدائش باب 23
17. پیدائش: 49:31/50:13
18. https://www.jewishvirtuallibrary.org/tomb-of-the-patriarchs-ma-arat-hamachpelah 2/07/2023, 6:36 PM
19. ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلشر، اردو بازار لاہور، ۱۹ ستمبر ۲۰۲۰، ص ۲۳۱
20. https://www.chabad.org/library/article_cdo/aid/602502/jewish/Rachels-Tomb-Kever-Rachel.htm, 3/07/2023 , 8:14 AM
21. https://ur.wikipedia.org/wiki/ , كوه سينا ,3/07/2023 , 8:33AM
22. https://www.rekhtadictionary.com
23. ولی خان المظفر، مکالمہ بین المذاہب، مکتبہ فارقہ، کراچی، س ن، ص:۹۲
24. https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-ofchristianty.html , 12/3/2023, 8:13AM
25. احمد عبد اللہ، مذاہب عالم، سعادت آرٹ، مکی دار الکتب، لاہور، ۲۰۰۲ء جنوری، ص:۱۴۰
26. https://www.banuri.edu.pk 11/3/2023, 3:34PM

27.https://www.smithsonianmag.com/travel/endangered-site-church-of-the-nativity-bethlehem , 12/3/203, 9:10 AM
28.https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianity.html, 12/3/2023, 9:28 AM
29.https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianity.html, 3/12/2023, 3:25PM
30.https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of christianity.html, 3/12/2023, 3:32PM
31.https://ur.wikipedia.org,3/4/2023, 12:43PM
32.https://www.touristisrael.com/via-dolorosa/28670 , 13/3/2023, 11:21 AM
33.مرقس 28:15
34.https://en.wikipedia.org/wiki/Church_of_the_Holy_Sepulche, 20/3/2023, 8:56 AM
35.https://www.islamiclandmarks.com/palestine-jerusalem/church-of-the-holy-sepulchre 20/3/2023, 9:29 AM
36.wikipedia.org/wiki/جبل_زیتون
37.یوحنا9:۔1۔9
38.https://www.britannica.com/topic/Holy-See 13- 6 -2023, 9:38AM
39.https://en.wikipedia.org/wiki/Christian_Quarter 5-16-2023 , 3:04PM
40.https://en.wikipedia.org/wiki/Portugal 5-16-2023 , 11:00AM
41.عمانوئیل عاصی، فادر، عالمگیر کلیسیا اور مقامی کلیسیائیں، مکتبہ عناویم پاکستان، گوجرہ آہولہ، ۲۰۲۲ء، ص:۱۹
42.https://en.wikipedia.org/wiki/St_Andrews_Cathedral 16-06-2023, 12:08
43.https://www.trt.net.tr/urdu/slslh-wrprwgrm/2016/02/16/trkhy-kh-thqfty-wrthh07-ay-swfyh-433577 16-06-2023 , 1:34PM
44.https://www.history.com/topics/middle-ages/hagia-sophia
45.16-06-2023 ,, 12:15PM
46.https://en.wikipedia.org/wiki/Saint_Catherine%27s_Monasty 16-06-2023 , 02:25PM
47.https://www.britannica.com/topic/Saint-Basil-the-Blessed 16-06-2023 , 05:27 AM
48.https://www.monastiriaka.gr/en/holy-monastery-of simonos-petras-w-72025.html 16-06-2023 , 12:34 AM
49.المائدہ(۵)۲۱
50.الحج(۲۲)۳۰
51.https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%DA%A9%DB%81, 3/7/2023, 1:17PM
52.محمد عبدالمعبود، تاریخ مکہ المکرمہ، مکتبہ رحمانیہ، اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ لاہور، جلد: اول ص:۲۱
53.https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%DA%A9%DB%81

54.http://www.fikrokhabar.com/ur/contentdetails/23622/essays/firqa-warana-tashaddud-news.html, 5/07/2023. 1;03

55.https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%AF%DB%8C%D9%86%DB%81_%D9%85%D9%86%D9%88%D8%B1%DB%81, 3/07/2023, 5:03 PM

56.https://forum.mohaddis.com/threads/34695,.-موجودہ اور-وفضیلت-تاریخ—شام بلاد 3/08/2023, 9:08AM شام-سوریا

57. ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلشر، اردو بازار لاہور، ۱۹ ستمبر ۲۰۲۰، ص ۱۲۲

58.https://forum.mohaddis.com/threads/34695,.-موجودہ اور-وفضیلت-تاریخ—شام بلاد ,3/08/2023, 9:08AM شام-سوریا

59.https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D8%B1%D8%A8%D9%84%D8%A7, 3/07/2023 , 6:31PM

60.https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%85%D8%A7%D9%85_%D8%B9%D9%84%DB%8C_%D9%85%D8%B3%D8%AC%D8%AF, 5/07/2023, 6:32PM